سوال

(119) مسجد میں نماز پڑھنے اور مکان پر نماز پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مسجد میں نماز جماعت ہوگئی اس کے بعد مسجد میں نماز پڑھنے اور مکان پر نماز پڑھنے میں کوئی فرق ہے یا دونو صورتیں برابر ہیں اور در صورت اولکون سیا فضل ہے۔ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایسی صورت میں گھر پر اور مسجدیںدونوں جگہ نماز پڑھنا مساوی ہے۔ اور ظاہر الروایت میں فضیلت کسی جگہ کو نہیں۔ فی[1] الخانیۃ رجل فاتتہ الجماعۃ فی مسجد حیۃ فان ذھب الی مسجد اخرو صلی فیہ بجماعۃ فھو حسن وان صلی فی مسجد حیۃ وحدۃ فھو حسن واند خل منزلہ وصلی فیہ باھلہ فھو حسن واللہ اعلم بالصواب وعندہ ام الکتاب۔ محمد اعظم غفرلہ اللہ عما اجرم۔

مخفی نہ رہے کہ صورت مسئولہ میں تامل سے ثابت ہوتا ہے کہ چار صورتیں پیدا ہوتی ہیں، ایک مسجد و مکان میں دونوں جگہ تنہا پڑھے، دوسری دونوں جگہ جماعت سے پڑھے، تیسری مسجد میں جماعت سے اور گھر میں تنہا، چوتھی برعکس کے یعنی مسجد میں تنہا اور گھر میں جماعت سے، تو خانیہ کی عبارت سے اگر ثابت ہوتا ہے تو اس صورت اخیر کا حکم ثابت ہوتا ہے اور پہلی تین صورتیں جو باقی رہیں، ان کا حکم ظاہر نہیں ہوا اور اصلی مسئول صورت اول ہی ہے تو واضح رہے کہ ان تینوں صورتوں میں مسجد ہی افضل ہے جیسا کہ احادیث سے ثابت ہوتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم، حررہ ابو محمد یحییٰ شاہ جہانپوری۔

در صورت تنہا پڑھنے کے ہر دو جگہ مسجد میں پڑھنا افضل ہے، فضیلت مسجد میں جو احادیث مطلق وارد ہیں، قطع نظر جماعت سے وہ دال ہیں اور اقوال فقہاء سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی مسجد میں داخل ہوجائے تو اس کو وہاں سے دوسری مسجد میں جماعت کے واسطے بھی جانا نہ چاہیے۔ اگرچہ مسجد اول میں جماعت ہوچکی ہو۔ قال[2] صاحب فتح القدیر واذا کان مسجد ان یختار اقد مھما وان استویا فالاقرب وان صلوا فی الاقرب وسمع اقامۃ غیرہ فان کان دخل فیہ لایخرج ولایذھب الیہ انتھی۔ پس جب مسجد میں آن کر دوسری مسجد میں جماعت اولےکے لیے اجازت نہیں دیتے تو گھر کو کیا مناسبت ہے، بقیہ صورتیں چونکہ سائل کو مطلوب نہیں۔ لہٰذا جواب نہیں لکھا اور سائل کی زبانی معلوم ہوا کہ قصہ مسجد اقرب کا ہے۔ فقط عبد الکریم پنجابی (محمد یعقوب)

مسجد اور گھر ادائے صلوٰۃ کے واسطے مساوی خیال کرنا مجیب صاحب ہی کا کام ہے فقہائے کرام نے کہیں نہیں لکھا ہے کہ مسجد اور گھر صلوٰۃ کے واسطے مساوی ہیں اور جو روایت مجیب نے نقل کی ہے اس کا مطلب انہوں نے نہیںسمجھا، کما لایخفی، معلوم کرنا چاہیے کہ گھر اور مسجد ادائے صلوۃ مفروضہ کے حق میں بلکہ اوراذکار کے حق میں بھی مساوی نہیں، بلکہ مسجد میں نماز پڑھنا افضل ہے باعتبار گھر کے۔ عن[3] ابوہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من غدا الی المسجد اوراح اعداللہ لہ نزلہ فی الجنۃ کلما غدا اوراح متفق علیہ حافظ

ابن حجر اس حدیث کے تحت میں لکھتے ہیں : وظاہر الحدیث حصول الفضل لمن اتی المسجد مطلقا ولکن المقصود منہ اختصاصہ بمن یاتیہ للعبادۃ والصلوۃ واشھا انتھی ۔ حررہ سید محمد عبدالحفیظ عفااللہ عنہ (سید محمد نذیر حسین)

---

[1] محلہ کی مسجد میں اگر کسی آدمی کی جماعت فوت ہوجائے تو پھر اگر وہ کسی اور محلہ کیمسجد میں جاکر جماعت سے نماز پڑھ لے تو بھی ٹھیک ہے اور اگر محلہ کی مسجد میں اکیلا نماز ادا کرے تو بھی ٹھیک ہے اور اگر اپنے گھر جاکر بالچوں سمیت نماز پڑھ لے تو بھی ٹھیک ہے ۔

[2] اگر دو مسجدیں ہوں تو قدیمی مسجد کو ترجیح دے اگر دونوں ایک زمانہ کی ہوں تو قریبی کو ترجیح دے ، اگر قریبی میں جماعت ہوچکی ہو اور دوسری میں تکبیر کہنے کی آواز سن لے تو اگر قریبی مسجد کے اندر داخل ہوچکا ہو تو پھر وہیں نماز پڑھے اور اگر داخل نہ ہوا ہو، تو دوسری میں چلا جائے ۔

[3] آنحضرت ﷺ نے فرمایا : جو آدمی پہلے پہر یا پچھلے پہر مسجد کی طرف جائے تو جب بھی وہ مسجد کی طرف جاتا ہے ، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں مہمانی تیار کرتے ہیں ۔

[فتاوی نذیریہ](#)

جلد01